سوال

(444)امام بخاری کا مسلک

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لاہور سے عطاالرحمان لکھتے ہیں کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ شافعی المسلک تھے اور اپنی صحیح بخاری میں انہوں نے اسی مسلک کی ترجمانی کی ہے اس کے متعلق وضاحت فرمائیں

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فقہی فروعات اور اجتہادی مسائل مین دنیا کے مروجہ مسالک سے بالکل آزاد ہیں وہ مروجہ طریقہائے فکر سے کسی کے بھی پابند نہیں ان کی مایہ ناز تصنیف الجامع الصحیح اس وقت ہمارے سامنے ہے جسے جملہ مکاتب فکر کے ہاں پڑھا پڑھایا جاتا ہے یہی وہ پاکیزہ نوشتہ ہے جس سے ہمیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کا پتہ چلتا ہے ایمان وعلم عبادات ومعاملات معاشیات واخلاقیات تعلقات ومحاربات اوربدعات سے اجتناب جیسے اہم گوشے اس کی وسعت میں سموئیےگئے ہیں اس میں شک نہیں کہ امام بخاری نے نواقض وضو کے متعلق عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے :"کومخرجین یعنی قبل اوردبر کے علاوہ کسی اورچیز کوناقص وضو نہیں مانتے ناقص وضو کے متعلق نہ پو رے طور پرشوافع سے متفق ہیں اورنہ ہی ہمہ وجوہ سے مالکیہ کے ہم نواہیں اورنہ ہی کلی طور پر آپ نے احناف کی مخالفت کی ہے بلکہ اس سلسلہ میں مستقل طور پران کی اپنی را ئے ہے امام بخاری قے نکسیر خون اور پیپ وغیرہ کے نکلنے سے احناف کے مخالف ہیں اور عورت کوہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جانے کے متعلق وہ مووالک کی مخالفت کرتے ہیں اسی طرح اگر مخرجین سے کوئی کیڑاوگیرہ برآمد ہوتووضو ٹوٹے گا یا نہیں ؟ اس کے متعلق وہ مووالک کی مخالفت کرتے ہیں الغرض وہ کلی طور پراحناف مووالک اورشوافع میں سے کلی طور کسی کے ساتھ متفق نہیں ہیں بلکہ وہ صاحب اجتہادہیں متعدد مقامات پرانہوں نے شوافع کی تردید فرمائی ہے جس کی وضاحت حسب ذیل ہے :

(1)شوافع کا موقف ہے کہ زکوۃ جہاں سے وصول کی جائے وہاں کے فقراء میں اسے تقسیم کیا جائے دوسری جگہ اسے تقسیم کرنا ان کے ہاں درست نہیں ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تردید کرتے ہوئے ایک عنوان یوں قائم کیا ہے :"اغنیا سے صدقہ لے کرفقرا کودیا جائے خواہ وہ کہاں کے رہنے والے ہوں :

(2)شوافع کا خیال ہے کہ زکوۃ ان تمام مصارف پر خرچ ہونی چاہیے جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ پابندی صحیح نہیں ہے اگرضرورت ہوتو پو ری زکوۃ ایک مصروف پر بھی خرچ کی جاسکتی ہے آپ نے ایک عنوان قائم کیا ہے صدقہ کے اونٹ اوران کا دودھ صرف ابناء السبیل پراستعمال کرنا۔

(3)شوافع کے نزدیک جمعہ کےلیے کم ازکم چالیس آدمیوں کا اجتماع ضروری ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان تردید فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نے ایک دفعہ صرف بارہ آدمیوں کے ہمراہ نماز جمعہ ادافرمائی یہ موقف شوافع کے خلاف ہے۔

(4)امام شافعی رحمۃاللہ علیہ کے نزدیک سر کے مسح کے متعلق کسی قسم کی تحدید نہیں ہے ان کے نزدیک سر کے کسی بھی حصہ کا مسح فرض کی ادائیگی کےلیے کافی ہے خواہ اس کی مقدار ایک یا دو بال ہی کیوں نہ ہو لیکن امام بخاری رحمۃاللہ علیہ کے نزدیک پورے سر کا مسح کرنا ضروری ہے انہوں نے اس کے متعلق ایک باب بایں الفاظقائم کیا ہے "پورے سر کا مسح کرنا اسی طرح امام بخاری رحمۃاللہ علیہ نے دیگر مسالک سے بھی اختلاف کیا ہے۔بخاری کے طالب علم پر یہ بات مخفی نہیں ہے۔

(5)حنابلہ کا مشہور مسلک ہے کہ جمعہ قبل زوال بھی درست ہے لیکن حضرت امام بخاری رحمۃاللہ علیہ نے ان کی تردید کرتے ہوئے ایک عنوان یوں قائم کیا ہے۔جمعہ کے وقت کا آغاز زوال آفتاب سے ہوتا ہے۔

(6)حیوانات کے سور اوران کی حلت وحرمت کے متعلق امام بخاری رحمۃاللہ علیہ نے مووالک کے مشہور مسلک کی مخالفت فرمائی ہے حاصل کلام یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃاللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری میں ایک خاص مسلک کو اختیار فرمایا ہے جس کی بنیاد صرف کتاب وسنت ہے مذہب اربعہ سے کسی کی موافقت یا مخالفت کا انحصار دلیل پر ہے اس لیے ان کی شافعیت یا حنبلیت کا دعویٰ صرف خوش فہمی ہے صحیح بخاری کے مطالعہ کرنے سے یہ بات روزروشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:452